

www.KitaboSunnat.com

الرَّبِيعُونَ نَجْوَا

تأليف: أبو حمزة عبد القادر صديقي



انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور

تقریظ

ترتیب، تجزیہ و اضافہ:

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی

حافظ خالد محمود انصاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی رومہ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

قال رسول الله ﷺ:

نَصَرَ اللهُ أَمْرًا سَمِعَ مِمَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ



أَرْبَعُونَ حِكْمًا
فِي الْمَلَائِكَةِ

اربعين ملائكة

تأليف:

ابو حمزة عبد الخالق صديقي

ترتيب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد مود الجھڑی

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور



جملہ حقوق بحق **انصار السنۃ پبلیکیشنز** محفوظ ہیں

نام کتاب: **البعین ملائکہ**

تالیف: **ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج و اضافہ: **حافظ حامد محمود انصاری**

تقریب: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی**

اہتمام: **محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی**

ناشر: **ابومومن منصور احمد**

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL:(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email: akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live



فہرست مضامین

- ❖ تقریظ 5
- ❖ فرشتوں کی پیدائش 14
- ❖ فرشتے کا بندے کو خوشخبری دینا 15
- ❖ فرشتے کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام 16
- ❖ حضرت جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا 17
- ❖ حضرت جبریل علیہ السلام کی پیدائشی صورت 18
- ❖ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر 21
- ❖ فرشتوں کا بندوں کے لیے رحمت کی دعا کرنا 21
- ❖ ستر ہزار فرشتوں کا بیت المعمور میں نماز پڑھنا 22
- ❖ انسانی شکل میں فرشتے کا کوڑھی اندھے اور گنچے سے ملاقات کرنا 28
- ❖ خیر کی تعلیم دینے والوں کے لیے فرشتوں کا رحمت کی دعا کرنا 32
- ❖ گناہ گاروں پر فرشتوں کا لعنت بھیجنا 33
- ❖ آب زم زم اور فرشتہ 35
- ❖ نماز اور فرشتہ 45
- ❖ مسلمان بھائی پر اسلحہ تاننے پر فرشتوں کی لعنت 46
- ❖ قاتل سے قصاص لینے پر رکاوٹ پیدا کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت 46
- ❖ فرشتوں کا نبی کریم ﷺ تک درود و سلام پہنچانا 47
- ❖ آسمانوں وزمین میں ہر جگہ فرشتے سجدہ ریز ہیں 47
- ❖ فرشتوں کا صف بندی کرنا 48

- 49 فرشتے اللہ کے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ ❀
- 50 اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو فرشتوں کا پکڑنا ❀
- 51 معرکہ بدر میں دشمنان اسلام کے خلاف فرشتوں کی شرکت ❀
- 52 فرشتوں کا جمعہ المبارک کے وعظ کو سننا ❀
- 53 جنت کا دربان فرشتہ ❀
- 54 جہنم کا دربان مالک نامی فرشتہ ❀
- 54 فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز ہیں۔ ❀
- 57 روز قیامت فرشتے جہنم کو لگامیں ڈال کر لائیں گے ❀
- 58 اللہ عزوجل کے عرش کو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے۔ ❀
- 59 فرشتے نیک بندوں کے لیے خیر و بھلائی کی دعا کرتے ہیں۔ ❀
- 60 فرشتے کا ناقوس منہ میں لے کر انتظار کرنا ❀
- 61 جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو دم کیا ❀
- 62 جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرآن حکیم کا دورہ کرتے ❀
- 66 دنیا میں دن رات مسلسل فرشتوں کی آمد و رفت ❀
- 66 حضرت جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ پر سایہ کرنا ❀
- 68 حضرت جبریل علیہ السلام کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین سکھانا ❀
- 71 قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے ❀
- 77 انسان کی جان لینے والا فرشتہ ❀
- 79 قبر میں مومن آدمی اور بد آدمی سے فرشتوں کے سوالات ❀
- 88 مراجع و مصادر ❀



بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِآذِنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا، بَعَثَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّينَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ - وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ - ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [الجمعة : 2]- وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحَابَتِهِ أَجْمَعِينَ، وَتَابِعِيهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ - أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ﴾

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾

[الجمعة : 2]

”اُسی نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔“

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾﴾ [الشوریٰ: 52]

”(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

رِسَالَتَهُ ط وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾﴾

[المائدة : 67]

”اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔“

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت ”فتح القدير“ میں لکھتے ہیں کہ ”بَلِّغْ مَا أُنزِلَ

إِلَيْكَ“ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔¹

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللَّهُ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ...»))
 (الآية)

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“²

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

((الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اْتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا)) [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یوم عید“ بنا لیتے۔

¹ فتح القدير : 488/1۔

² صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ...﴾ (الآیة) تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ [النجم: 3-4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء: 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔“
صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُونَ مِنِّي وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔
امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ؟ هُوَ بَيَانُ طَرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ آدَبُ اللَّهِ الَّذِي آدَبَهُ بِهِ نَبِيِّهِ ﷺ، وَآدَبُ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلَى مَا آدَى إِلَيْهِ“¹

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَرَ اللَّهُ إِمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ...))²

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچادے.....“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِيْنَ...))

1 معرفة علوم الحديث، ص: 63.

2 سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث: 2668، عن زید بن ثابت۔

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

”هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ“¹

”وہ اہل حدیث ہیں۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟

قَالَ ﷺ: الَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يَرُونَ أَحَادِيثِي وَسُنَّتِي وَيَعْلَمُونَهَا

النَّاسَ .))²

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔“

چنانچہ محدثین نے حدیث و سنت کی تدوین و جمع کے لیے اپنی جہو و مخلصہ بذل کیں۔ حدیث و سنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول و ضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمْ اللَّهُ فِي الدَّارِينِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِيَّ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْتَفِعُونَ بِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ

1 شرف أصحاب الحدیث، ص: 27۔

2 شرف أصحاب الحدیث، ص: 31۔

الْقِيَامَةِ فِقِيهَا عَالِمًا))¹

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرہٴ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُنْتُ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُسَيْرٍ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔²

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الْأَرْبَعُونَ، الْأَرْبَعِينَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔
الْأَرْبَعُونَ سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

¹ العلل المتناهیة : 11/1- المقاصد الحسنة : 411۔

² تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعین للنووی، ص :

28- 46- شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م 430ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابو عبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ”الرَّبْعِينَ فِي إِرْشَادِ السَّائِرِينَ إِلَى مَنَازِلِ الْمُتَّقِينَ“، حافظ عقیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقرئ (م 618ھ) نے ”أَرْبَعِينَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِينَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے ”أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَصَائِلِ الْأَعْمَالِ“، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے ”الرَّبْعُونَ الْأَحْكَامِيَّةَ“، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے ”الرَّبْعُونَ الْمُتَّقَاةُ مِنْ صَحِيحِ مُسْلِمٍ“، ابوالعالی الفارسی نے ”الرَّبْعُونَ الْمُخْرَجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى لِابْنِ أَبِي حَتْمٍ“ اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے ”أَرْبَعُونَ حَدِيثًا مُتَّقَاةً مِنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ“ تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤثر مجلہ ”دعوت اہل حدیث“ میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي صَالِحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سنر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضریٰ، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علیٰ منہج الحدیث **أَرْبَعِينَ** جمع کی ہیں۔ ”**الْأَرْبَعُونَ فِي الْمَلَائِكَةِ**“ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَهْلِ طَاعَتِهِ أَجْمَعِينَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پہلی کیشنز



بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَا بَعْدُ:

فرشتوں کی پیدائش

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبْعَ طَيْرٍ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾﴾ (فاطر: 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جو دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں، وہ (مخلوق کی) بناوٹ میں جو چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

حدیث 1

((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِنْ مِمَّا وَصَفَ لَكُمْ.))^①

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنوں کو آگ کے شعلہ سے اور آدم (علیہ السلام) کو اس چیز سے

① صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: 7495.

پیدا کیا گیا جو تمہیں بتا دی گئی ہے، یعنی مٹی سے۔“

فرشتے کا بندے کو خوشخبری دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ (مریم: 64)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور ہم (فرشتے) آپ کے رب ہی کے حکم سے نازل ہوتے ہیں، اسی کے لیے ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے، اور جو کچھ اس کے درمیان ہے، اور آپ کا رب کبھی بھولنے والا نہیں۔“

حدیث 2

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ، عَلَى مَدْرَجَتِهِ، مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَايَ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ، بَانَ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ .)) ①

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے گیا جو دوسری بستی میں تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو اس کی نگرانی (یا انتظار) کے لیے مقرر فرما دیا۔ جب وہ شخص اس (فرشتے) کے سامنے آیا تو اس نے کہا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے ایک بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں جو اس بستی میں

① صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6549.

ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جسے مکمل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، بس مجھے اس کے ساتھ صرف اللہ عزوجل کی خاطر محبت ہے۔ اس نے کہا: تو میں اللہ ہی کی طرف سے تمہارے پاس بھیجا جانے والا قاصد ہوں کہ اللہ کو بھی تمہارے ساتھ اسی طرح محبت ہے جس طرح اس کی خاطر تم نے اس (بھائی) سے محبت کی ہے۔“

فرشتے کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلَىٰ بِكُمُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهَىٰ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزِّلَ مِنْ عَفْوَ رَحِيمٍ ۝﴾

(حکم السجدة: 30 تا 32)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تمہارے دل چاہیں گے اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے۔ یہ بے حد بخشنے والے، نہایت مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔“

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ خَدِيجَةٌ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ

طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا
وَمِنِّي ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا
نَصَبَ .)) ❶

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن یا کھانا یا پانی ہے۔ جب یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ انہیں ان کے پروردگار اور میری طرف سے سلام کہیے اور انہیں بشارت دیجیے کہ ان کے لیے جنت میں ایک خولدار موتی کا محل ہے اور جس میں نہ شور و غنا ہوگا اور نہ ہی تھکاوٹ اور تکلیف۔“

جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَزَلَ
جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ،
ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ
صَلَوَاتٍ .)) ❷

”اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد سنا، آپ فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے مجھے نماز پڑھائی۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر

❶ صحیح بخاری، کتاب مناقب الأنصار، رقم: 3820، صحیح مسلم، رقم:

2432/71، سنن ترمذی، رقم: 3876، مسند أحمد: 2/231.

❷ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3221.

(دوسرے وقت کی) ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچوں نمازوں کو گن کر بتایا۔“

﴿ حضرت جبریل علیہ السلام کی پیدائشی صورت ﴾

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ فَاسْتَفْتِهِمُ الرِّبَّكَ الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُونَ ﴿۱﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَ هُمْ شَاهِدُونَ ﴿۲﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْئِدَةٍ لِّكَبُورٍ ﴿۳﴾ وَ كَذَّبَ اللَّهُ وَ لَهُمْ لَكُذُوبٌ ﴿۴﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿۵﴾ مَا لَكُمْ مِّنْ كَيْفٍ تَحْكُمُونَ ﴿۶﴾ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۷﴾ ﴾ (الصفات: 149 تا 155)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس ان سے پوچھیں کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے؟ یا ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا، جب کہ وہ حاضر تھے۔ سن لو! بے شک وہ یقیناً اپنے جھوٹ ہی سے کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد جنی اور بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی؟ کیا ہے تمہیں، تم کیا فیصلہ کر رہے ہو؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟“

حدیث 5

((وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنْتُ مُتَكِنًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَائِشَةَ، ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، قَالَ: وَكُنْتُ مُتَكِنًا فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْظِرِيْنِي وَلَا تُعَجِّلِيْنِي، أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَقَدْ رَأَاهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ﴾ (التكوير: 23) ﴿وَلَقَدْ رَأَاهُ﴾

نَزَلَتْ أُخْرَى ﴿النجم: 13﴾ فَقَالَتْ: أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَن ذَٰلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ جَبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ، رَأَيْتَهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ، سَادًّا عِظْمَ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَتْ: أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ (الانعام: 103) أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿وَمَا كَانَ لِيَشْرَ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ﴾ (الشورى: 51) قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾ (المائدة: 67) قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي عَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل: 65) ﴿١﴾

”اور مسروق کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اے ابو عائشہ (مسروق کی کنیت ہے) تین چیزیں ہیں، جو کوئی ان میں سے کسی کا قائل ہوا، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا، میں نے پوچھا وہ باتیں کونسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، جس نے یہ گمان کیا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، تو اس نے اللہ تعالیٰ

کے بارے میں بہت بڑا جھوٹ بولا، مسروق کہتے ہیں، میں ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا تو سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، اور میں نے کہا، اے مومنوں کی ماں! مجھے بات کرنے کا موقعہ دیجئے! مجھ سے جلدی نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے: ”بے شک انہوں نے اسے روشن، کنارے پر دیکھا۔“ (التکویر: 23) ”اور انہوں نے اسے دوبار دیکھا۔“ (النجم: 13) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اس امت میں سب سے پہلے میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا، وہ تو جبریل ہیں، میں نے ان کو، ان دو دفعہ کے علاوہ ان کی اصل صورت میں، جس میں وہ پیدا کیے گئے ہیں، نہیں دیکھا، میں نے انہیں ایک دفعہ آسمان سے اترتے دیکھا، ان کی جسامت کی بڑائی نے آسمان وزمین کا درمیان بھر دیا تھا، پھر ام المومنین نے فرمایا، کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا: ”آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے (آنکھیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ آنکھوں کو پاسکتا ہے) اور وہ باریک بین خبردار ہیں۔“ (الانعام: 103) اور تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا: ”اور کسی بشر میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ، یا پردے کی اوٹ سے یا وہ کسی رسول فرشتے کو بھیجے، جو اللہ کی مرضی سے جو وہ چاہے، وحی کرے بلا شبہ وہ بلند اور حکیم ہے۔“ (الشوریٰ: 51) ام المومنین نے فرمایا: جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا، تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا جب کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اے رسول! تیرے رب کی طرف سے تجھ پر جو کچھ اتارا گیا ہے، پہنچا دیجئے اگر (بالفرض) آپ نے ایسا نہ کیا، تو آپ نے فریضہ رسالت ادا نہیں کیا۔“ (المائدہ: 67) اور انہوں نے فرمایا: اور جو شخص یہ کہے: آپ کل کو ہونے والی

بات کی خبر دیتے تھے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”فرما دیجئے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کے سوا وہ غیب نہیں جانتا۔“ (انمل: 65)

حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر

حدیث 6

(وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾ (النجم: 11)
 قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ [عَلَيْهِ السَّلَام] لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.))¹
 ”اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو جب ان کی اصلی شکل میں دیکھا تو ان کے چھ سو پر تھے۔“

فرشتوں کا بندوں کے لیے رحمت کی دعا کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝﴾

(المؤمن: 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے ارد گرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو ان لوگوں کو بخش

¹ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 433.

دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے اور انھیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے بچا۔“

حدیث 7

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّيْتُ عَلَيَّ، فَلْيَقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيَكْثُرُ.))¹

”اور حضرت عامرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے لیے فرشتے اس وقت تک رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ لہذا کوئی شخص مجھ پر تھوڑا درود بھیجے یا زیادہ۔“ (اب یہ اس کی اپنی مرضی ہے)

ستر ہزار فرشتوں کا بیت المعمور میں نماز پڑھنا

حدیث 8

((وَعَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، وَذَكَرَ يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلَّانَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ، ثُمَّ غَسَلَ الْبَطْنَ بِمَاءٍ زَمَزَمَ، ثُمَّ مَلَأْتُهُ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، وَأَتَيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَعْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ: مَنْ

¹ سنن ابن ماجہ، باب الصلاة على النبي، رقم: 907، مسند احمد: 445/3۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ قرار دیا ہے۔

هَذَا؟ قَالَ . جِبْرِيلُ . قِيلَ؟ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ، وَلِنِعْمِ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَآتَيْتُ عَلَى آدَمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرَحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيِّ . فَآتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ . قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ . قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ وَلِنِعْمِ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَآتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَ: مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ . فَآتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّلَاثَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ وَلِنِعْمِ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَآتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ، فَآتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ: قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ . قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ . قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ وَلِنِعْمِ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَآتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ . فَآتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ . قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ، وَلِنِعْمِ الْمَجِيءُ جَاءَ . فَآتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ . فَآتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ . قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرَحَبًا بِهِ، وَلِنِعْمِ الْمَجِيءُ جَاءَ . فَآتَيْتُ عَلَى مُوسَى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ . فَلَمَّا جَاوَزْتُ

بَكَى . فَقِيلَ: مَا أَبْكََاكَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثَ
بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي . فَأَتَيْنَا
السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قِيلَ:
مُحَمَّدٌ . قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرَحَبًا بِهِ، وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ .
فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرَحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ
وَنَبِيِّ، فَرَفَعَ لِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ: فَقَالَ هَذَا
الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا
خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرَفَعْتُ لِي سِدْرَةَ
الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبْهَهَا كَأَنَّهُ فَلَّالُ هَجَرَ، وَوَرَفُّهَا كَأَنَّهُ أَذَانُ الْفَيْوُولِ،
فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةٌ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ
جِبْرِيلَ فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النَّيْلُ
وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى
جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ
صَلَاةً . قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلُّهُ
فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ
فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ . فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ
مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ
جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: سَلَّمْتُ، بِخَيْرِ فُنُودِي إِنْ قَدْ
أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَحَقَّقْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزَى الْحَسَنَةَ .))❶

❶ صحيح بخارى، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، رقم: 3207، صحيح
مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 162 .

”اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان لیٹے ہوئے ایک تیسرے آدمی کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا، جو حکمت اور ایمان سے بھر پور تھا۔ میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا۔ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی۔ سفید، نخر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق۔ میں اس پر سوار ہو کر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا۔ جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں! پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آؤ پیارے بیٹے اور اچھے نبی۔ اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آئے ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ سوال ہوا، انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں۔ اب ادھر سے جواب آیا، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں، آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے ملا، ان حضرات نے بھی خوش آمدید، مرحبا کہا اپنے بھائی اور نبی کو۔ پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ جواب ملا جبریل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ سوال ہوا،

انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں۔ اب آواز آئی اچھی کشادہ جگہ آئے، آنے والے کیا ہی صالح ہیں، یہاں یوسف علیہ السلام سے میں ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں میرے بھائی اور نبی، یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے اس پر بھی یہی سوال ہوا، کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل۔ سوال ہوا، آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا کیا انہیں لانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ پھر آواز آئی، اچھی کشادہ جگہ آئے، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں! یہاں میں ادریس علیہ السلام سے ملا اور سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا، بھائی اور نبی۔ یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے۔ یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا انہیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، آواز آئی، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی اچھے ہیں۔ یہاں ہم ہارون علیہ السلام سے ملے اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مبارک، میرے بھائی اور نبی، آپ اچھی کشادہ جگہ آئے! یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا، کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ اور بھی کوئی ہیں؟ کہا کہ ”ہاں محمد (ﷺ) ہیں“ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا تھا کہا ہاں، کہا اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں، اچھے آنے والے ہیں۔ یہاں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، میرے بھائی اور نبی اچھی کشادہ جگہ آئے! جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا، بزرگوار! آپ کیوں رورہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی، اس کی

امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے، میری امت کے جنت میں داخل ہونے والے لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل۔ سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (ﷺ) پوچھا، کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ مرحبا، اچھے آنے والے۔ یہاں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، میرے بیٹے اور نبی، مبارک، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں! اس کے بعد مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا، اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان، اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں، دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں دنیا میں نیل اور فرات ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی، اس لیے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دو اور کچھ تخفیف کی درخواست کرو۔ میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (یعنی تخفیف

کرانے) پر مصر رہے۔ اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں۔ پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کے لیے اپنا اصرار جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں۔ اب میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا، تو انہوں نے پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا۔ پھر آواز آئی۔ میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) جاری کر دیا۔ اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔“

انسانی شکل میں فرشتے کا کوڑھی اندھے اور گنچے سے ملاقات کرنا

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصٌ، وَأَقْرَعٌ وَأَعْمَى، بَدَأَ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ. فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْ نُحَسِّنُ وَجِلْدَ حَسَنٍ، قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ. قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا. فَقَالَ: أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ. أَوْ قَالَ: الْبَقْرُ هُوَ شَكٌّ فِي ذَلِكَ، إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ، قَالَ: أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ، وَقَالَ: الْآخِرُ الْبَقْرُ. فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ،

فَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا. وَآتَى الْأَفْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ، وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقْرُ. قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقْرَةً حَامِلًا، وَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا. وَآتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ. قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ. فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ، وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا، وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ. ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالِ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَفْذُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ، وَآتَى الْأَفْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلُ. مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ. وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنٌ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي. فَقَالَ: قَدْ

كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصْرِي ، وَفَقِيرًا فَقَدَّ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ
فَوَاللَّهِ ! لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ . فَقَالَ : أَمْسِكْ
مَالَكَ ، فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ ، فَقَدَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَيَّ
صَاحِبِيكَ .))

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد سنا، آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی، دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور چمڑی بھی اچھی ہوگئی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ اونٹ! یا اس نے گائے کہی، اسحاق بن عبد اللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ کوڑھی اور گنچے دونوں میں سے ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنچے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا اور اس کے بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے

1 صحیح بخاری، کتاب احادیث الأنبياء، رقم: 3464، صحیح مسلم، رقم:

پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آنکھوں کی روشنی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے، یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنچے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین و فقیر آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو پورا کر سکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں۔ فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کھاتے تھے۔ تم ایک فقیر اور فلاش تھے۔ پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں؟ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آرہی ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنچے کے پاس اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی

والاجواب دیا۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے، اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا، اپنی اسی پہلی صورت میں اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں۔ میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر و محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا۔ تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو، اللہ کی قسم! جب تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔ فرشتے نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔“

﴿خیر کی تعلیم دینے والوں کے لیے فرشتوں کا رحمت کی دعا کرنا﴾

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَ مَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يُسْتَحْسِرُونَ ﴿19﴾ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿20﴾﴾ (الانبياء: 19، 20)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اسی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت کرنے سے تکبر نہیں کرتے اور نہ وہ تھکتے (اکتاتے) ہیں۔ وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں، سست نہیں پڑتے۔“

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى السَّمَلَةِ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتِ لِيُصَلُّونَ عَلَيَّ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ.))¹

”اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنی بل میں اور مچھلی (پانی میں) ان لوگوں کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنی رحمت نچھاور کرتے ہیں۔“

گناہ گاروں پر فرشتوں کا لعنت بھیجنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ

اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ (البقرة: 161)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اس حال میں مر گئے کہ وہ کافر ہی تھے تو وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔“

¹ سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم: 2685، المشکاة، رقم: 213۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

((وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحَدَثَ حَدِيثًا أَوْ أَوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ.))¹

”اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر مشتمل ایک صحیفہ تھا جس میں یہ حدیث بھی تھی: مدینہ کی حرمت عیر سے لے کر ثور پہاڑ تک ہے۔ پس جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو جگہ دی اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اُس سے نوافل اور فرائض قبول نہیں کیے جائیں گے۔ اور تمام مسلمان ایک ہی قانون میں ہوں گے جس کے دائرہ میں اُن کا ادنیٰ بھی چلے گا۔ پس جس نے کسی مسلمان کو ذلیل کیا اُس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اُس سے نوافل اور فرائض قبول نہیں کیے جائیں گے۔ اور جو کسی قوم کا خود والی بنے گا پس اُس پر بھی اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اُس سے نوافل اور فرائض قبول

¹ سنن أبوداؤد، کتاب الدیات، رقم: 4530، سنن نسائی، رقم: 4734۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

نہیں کیے جائیں گے۔“

آبِ زَمِزَمٍ أَوْ فَرَشْتَةٍ

حدیث 12

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النَّسَاءُ الْمُنْطَقَ مِنْ قَبْلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعْفَى أَثَرَهَا عَلَى سَارَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ، وَبَابِنَهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ، فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جَرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءٌ فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ فَقِيَ إِبْرَاهِيمُ مِنْطَقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ! أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرَكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: إِذْنٌ لَا يُضِيعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرُونَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَوْلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ﴿رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْبُحْرَمِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿يَشْكُرُونَ﴾ (إبراهيم: 37) وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ، وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَنْلَوِي- أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ- فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتْ الصَّفَا

أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ
الْوَادِي تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا
حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِي رَفَعَتْ طَرْفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعَى
الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ، حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِي، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ،
فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَفَعَلَتْ
ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَلِكَ سَعَى
النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا،
فَقَالَتْ: صَهٍ. تُرِيدُ نَفْسَهَا، ثُمَّ تَسَمَعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا،
فَقَالَتْ قَدْ أَسَمِعْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثُ. فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ،
عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقْبِهِ۔ أَوْ قَالَ: بِجَنَاحِهِ۔ حَتَّى ظَهَرَ
الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدَيْهَا هَكَذَا، وَجَعَلَتْ تَعْرِفُ
مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا، وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَعْرِفُ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ۔ أَوْ قَالَ:
لَوْ لَمْ تَعْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا. قَالَ: فَشَرِبَتْ
وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ
هَاهُنَا بَيْتَ اللَّهِ، يَبْنِي هَذَا الْغُلَامُ، وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ
أَهْلَهُ. وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيهِ السُّيُوفُ
فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ، حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ
رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ۔ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ۔ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ
كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا، فَقَالُوا إِنَّ هَذَا
الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ،

فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَيْنِ، فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ، فَأَقْبَلُوا، قَالَ: وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا: أَتَأْذِنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكَ فَقَالَتْ: نَعَمْ. وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ، فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ آيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الْغُلَامُ، وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوْجَهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرْكَنَّهُ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا. ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ. فَشَكَتْ إِلَيْهِ. قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَأَقْرَأْنِي ﷺ، وَفُوَلِي لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ. فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ، كَانَهُ أَنْسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاءَ كُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. جَاءَ نَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلْنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتَهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتَهُ أَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكَ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: غَيْرَ عَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَاكَ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَفَارِقَ الْحَقِي بِأَهْلِكَ. فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا. قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ،

وَهَيَّئْتَهُمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ. وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ. فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ قَالَتْ: اللَّحْمُ. قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ: الْمَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ. قَالَ: فَهَمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بَغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَفِّقَاهُ. قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَاقْرَأِي عَلَيْهَا، وَمُرِيهِ يُشِثُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ: قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشِنَا؟ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا بِخَيْرٍ. قَالَ فَأَوْصَاكَ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَلِكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكَ. ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَأَهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ. قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ. قَالَ: وَتُعِينَنِي قَالَ: وَأُعِينُكَ قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا. وَأَشَارَ إِلَى أَكْمَةِ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا. قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ، وَإِبْرَاهِيمُ يُبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهِذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ، فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ بَيْنِي، وَإِسْمَاعِيلُ يَنَاولُهُ الْحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرة: 127) قَالَ: فَجَعَلَا

يَنْبِيَانَ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ ، وَهَمَا يَقُولَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ . (1)

”اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عورتوں میں کمر پٹہ باندھنے کا رواج اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) سے چلا ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے کمر پٹہ اس لیے باندھا تھا کہ سارہ علیہا السلام ان کا سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں) پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام ساتھ لے کر مکہ میں آئے، اس وقت ابھی وہ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے دونوں کو ایک بڑے درخت کے پاس بٹھا دیا جو اس جگہ تھا جہاں اب زمزم ہے مسجد کی بلند جانب میں۔ ان دنوں مکہ میں کوئی انسان نہیں تھا۔ اس لیے وہاں پانی بھی نہیں تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو وہیں چھوڑ دیا اور ان کے لیے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشک میں پانی رکھ دیا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام (اپنے گھر کے لیے) روانہ ہوئے۔ اس وقت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس خشک جنگل میں جہاں کوئی بھی آدمی اور کوئی بھی چیز موجود نہیں، آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی دفعہ اس بات کو دہرایا لیکن ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے۔ آخر ہاجرہ علیہا السلام نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ہاجرہ علیہا السلام بول اٹھیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا، وہ ہم کو ہلاک نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ واپس آ گئیں اور ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے جب وہ ثنیہ پہاڑی پر پہنچے جہاں سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے تو ادھر رخ کیا، جہاں اب کعبہ ہے (جہاں پر ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑ کر آئے تھے) پھر آپ نے

(1) صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبياء، رقم: 3364.

دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کہ اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد کو اس بے آب و دانہ میدان میں ٹھہرایا ہے (سورہ ابراہیم) بیشکرون تک۔ ادھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کو دودھ پلانے لگیں اور خود پانی پینے لگیں۔ آخر جب مشک کا سارا پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی رہنے لگیں اور ان کے لخت جگر بھی پیاس سے رہنے لگے۔ وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کا بیٹا (پیاس کی شدت سے) بیچ و تاب کھا رہا ہے یا (کہا کہ) زمین پر لوٹ رہا ہے۔ وہ وہاں سے ہٹ گئیں کیونکہ اس حالت میں بچے کو دیکھنے سے ان کا دل بے چین ہوتا تھا۔ صفا پہاڑی وہاں سے نزدیک تر تھی۔ وہ (پانی کی تلاش میں) اس پر چڑھ گئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی انسان نظر نہیں آیا، وہ صفا سے اتر گئیں اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا لیا (تا کہ دوڑتے وقت نہ الجھیں) وہ کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مروہ پہاڑی پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی نظر نہیں آیا۔ اس طرح انہوں نے سات چکر لگائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (صفا اور مروہ کے درمیان) لوگوں کے لیے دوڑنا اسی وجہ سے مشروع ہوا۔ (ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز سنائی دی، انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہی تھیں اور پھر آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے۔ آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی۔ اگر تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو تو کرو۔ کیا دیکھتی ہیں کہ جہاں اب زمزم (کا کنواں) ہے، وہیں ایک فرشتہ موجود ہے۔ فرشتے نے اپنی ایڑھی سے زمین میں گڑھا کر دیا، یا یہ کہا کہ اپنے پر سے، جس سے وہاں پانی ابل آیا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے اسے حوض کی

شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا (تاکہ پانی بہنے نہ پائے) اور چلو سے پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنے لگیں۔ جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ پھر ابل پڑا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ ام اسماعیل علیہ السلام پر رحم کرے، اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا کہ چلو سے مشکیزہ نہ بھرا ہوتا تو زمزم ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت میں ہوتا۔ بیان کیا کہ پھر ہاجرہ علیہ السلام نے خود بھی وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے کو بھی پلایا۔ اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے برباد ہونے کا خوف ہرگز نہ کرنا کیونکہ یہیں اللہ کا گھر ہوگا، جسے یہ بچہ اور اس کا باپ تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا، اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کر لے جاتا۔ اس طرح وہاں کے دن رات گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) قبیلہ جرہم کے چند گھرانے مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ) کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا (قریب ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے، ان لوگوں نے کہا کہ یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس میدان سے گزرے ہیں یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ آخر انہوں نے اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے۔ وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آ کر پانی کی اطلاع دی۔ اب یہ سب لوگ یہاں آئے۔ راوی نے بیان کیا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے پڑوس میں پڑاؤ ڈالنے کی اجازت دیں گی۔ ہاجرہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر

تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے اسے تسلیم کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل گئے۔ انسانوں کی موجودگی ان کے لیے دلجمعی کا باعث ہوئی۔ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے لوگوں کو بھی بلوا لیا اور وہ سب لوگ بھی یہیں آ کر ٹھہر گئے۔ اس طرح یہاں ان کے کئی گھرانے آ کر آباد ہو گئے اور بچہ (اسماعیل ؑ) جرم کے بچوں میں (جوان ہوا اور ان سے عربی سیکھ لی۔ جوانی میں اسماعیل ؑ ایسے خوبصورت تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں اور سب سے زیادہ آپ بھلے لگتے تھے۔ چنانچہ جرم والوں نے آپ کی اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر دی۔ پھر اسماعیل ؑ کی والدہ (ہاجرہ) کا انتقال ہو گیا۔ اسماعیل ؑ کی شادی کے بعد ابراہیم ؑ یہاں اپنے چھوٹے ہوئے خاندان کو دیکھنے آئے۔ اسماعیل ؑ گھر پر نہیں تھے۔ اس لیے آپ نے ان کی بیوی سے اسماعیل ؑ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش وغیرہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حالت اچھی نہیں ہے، بڑی تنگی سے گزر اوقات ہوتی ہے۔ اس طرح انہوں نے شکایت کی۔ ابراہیم ؑ نے ان سے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالیں۔ پھر جب اسماعیل ؑ واپس تشریف لائے تو جیسے انہوں نے کچھ انسیت سی محسوس کی اور دریافت فرمایا، کیا کوئی صاحب یہاں آئے تھے؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس شکل کے یہاں آئے تھے اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے، میں نے انہیں بتایا (کہ آپ باہر گئے ہوئے ہیں) پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری گزر اوقات کا کیا حال ہے؟ تو میں نے ان سے کہا کہ ہماری

گزر اوقات بڑی تنگی سے ہوتی ہے۔ اسماعیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ انہوں نے تمہیں کچھ نصیحت بھی کی تھی؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور وہ یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد تھے اور مجھے یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں جدا کر دوں، اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو۔ چنانچہ اسماعیل علیہ السلام نے انہیں طلاق دے دی اور بنی جرہم ہی میں ایک دوسری عورت سے شادی کر لی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں آئے۔ پھر جب کچھ دنوں کے بعد وہ تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی اسماعیل علیہ السلام اپنے گھر پر موجود نہیں تھے۔ آپ ان کی بیوی کے یہاں گئے اور ان سے اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگوں کا حال کیسا ہے؟ آپ نے ان کی گزربس اور دوسرے حالات کے متعلق پوچھا، انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھا ہے، بڑی فرانی ہے، انہوں نے اس کے لیے اللہ کی تعریف و ثنا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت! آپ نے دریافت فرمایا کہ پیتے کیا ہو؟ بتایا کہ پانی! ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لیے دعا کی، اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا۔ اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے۔ صرف گوشت اور پانی کی خوراک میں ہمیشہ گزارہ کرنا مکہ کے سوا اور کسی زمین پر بھی موافق نہیں پڑتا۔ ابراہیم علیہ السلام نے (جاتے ہوئے) اس سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر واپس آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے کہہ دینا کہ وہ

اپنے دروازے کی چوکھٹ باقی رکھیں۔ جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو پوچھا کہ کیا یہاں کوئی آیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جی ہاں ایک بزرگ، بڑی اچھی شکل و صورت کے آئے تھے۔ بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری گزر بسر کا کیا حال ہے۔ تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں۔ اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کہا جی ہاں، انہوں نے آپ کو سلام کہا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔ اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بزرگ میرے والد تھے، چوکھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں۔ پھر جتنے دنوں اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، کے بعد ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے سائے میں (جہاں ابراہیم انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے تیر بنا رہے ہیں۔ جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی طرف کھڑے ہو گئے اور جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ساتھ محبت کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں نے بھی ایک دوسرے کے ساتھ اختیار کیا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اسماعیل اللہ نے مجھے ایک حکم دیا ہے۔ اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا، آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور پورا کریں۔ انہوں نے فرمایا، اور تم بھی میری مدد کر سکو گے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کرونگا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر اللہ کا ایک گھر بناؤں اور آپ نے ایک اور اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نے بیت اللہ کی بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی۔ اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے۔

جب دیواریں بلند ہو گئیں تو اسماعیل یہ پتھر لائے اور ابراہیم علیہ السلام کے لیے اسے رکھ دیا۔ اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے، اسماعیل علیہ السلام پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا پڑھتے جاتے تھے۔ ہمارے رب! ہماری یہ خدمت تو قبول کر، بے شک تو بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔“ فرمایا کہ یہ دونوں تعمیر کرتے رہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے رہے۔ ”اے ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو بڑا سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔“

نماز اور فرشتہ

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقُ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلَيَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا.))¹

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھو کے کیونکہ وہ جب تک اپنی نماز کی جگہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اور دائیں طرف بھی نہ تھو کے کیونکہ اس طرف فرشتہ ہوتا ہے، ہاں بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لے اور اسے مٹی میں چھپا دے۔“

¹ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، رقم: 416.

مسلمان بھائی پر اسلحہ تاننے پر فرشتوں کی لعنت

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضي الله عنه: مَنْ أَشَارَ إِلَى
أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ
لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ .))¹

”اور حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم رضي الله عنه کو یہ فرماتے سنا: جس نے اپنے بھائی کی طرف تیز دھار آلہ سے اشارہ کیا، (اس کو ڈرانے یا خوف زدہ کرنے کے لیے) تو فرشتے اس پر لعنت بھیجیں گے، حتیٰ کہ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔“

قاتل سے قصاص لینے پر رکاوٹ پیدا کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت

حدیث 15

((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ قُتِلَ عَمَدًا
فَهُوَ قَوْدٌ، وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا .))²

”اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنه سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمداً قتل کیا جائے تو اس کے قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور جو شخص اس قاتل اور قصاص کے درمیان رکاوٹ پیدا کرے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور ایسے شخص کے نہ فرأض قبول ہیں اور نہ نوافل۔“

¹ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2616.

² سنن نسائی، کتاب القسامة، رقم: 4789، 4790۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

فرشتوں کا نبی کریم ﷺ تک درود و سلام پہنچانا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ
وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ لَا يُسْتَكْبِرُونَ ﴿٥٠﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا

يُؤْمَرُونَ ﴿٥١﴾﴾ (النحل: 49، 50)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور آسمانوں اور زمین کے تمام جاندار اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور تمام فرشتے بھی، اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے اوپر سے اپنے رب سے ڈرتے ہیں، اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔“

حدیث 16

((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ
مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.))¹

”اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چلتے پھرتے ہیں اور میری امت کی طرف سے درود و سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔“

آسمانوں و زمین میں ہر جگہ فرشتے سجدہ ریز ہیں

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَرَى مَا لَا
تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَّتْ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ

¹ سنن نسائی، باب السلام علی النبی ﷺ، رقم: 1282، سنن دارمی: 409/2، رقم: 2774، مسند أحمد: 452/1، مشکاة المصابیح: 924۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

تَبَطَّ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكَ وَاضِعٌ جِبْهَتَهُ
سَاجِدًا لِلَّهِ. ❶

”اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن چیزوں کو میں دیکھ رہا ہوں اسے تم نہیں دیکھ رہے اور جس بات کو میں سن رہا ہوں اسے تم نہیں سن رہے۔ آسمان سے آواز نکلتی ہے (جیسے سواری پر سوار ہوتے وقت پالان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے) اور اس سے آواز نکلتا بجاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمانوں میں کہیں چار انگلیاں جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو۔“

❖ فرشتوں کا صف بندی کرنا ❖

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالصُّفَّتِ صَفًّا﴾ (الصُّفَّتِ: 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو صف باندھنے والے ہیں! خوب صف باندھنا۔“

حدیث 18

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا لِي أَرَأَكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأْنَا حَلْقًا، فَقَالَ: مَا لِي أَرَأَكُمْ عَزِينَ؟ قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تَصِفُ

❶ سنن ترمذی، کتاب الزہد، رقم: 2312، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، رقم:

4190، مسند احمد: 173/5، سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: 1722.

الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يُتِمُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاوُونَ فِي الصَّفِّ. ﴿١﴾

”اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، کیا وجہ ہے میں تمہیں نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی د میں ہیں؟ نماز میں سکون اختیار کیا کرو، (نماز سکون کے ساتھ پڑھا کرو) پھر ایک اور مرتبہ تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھے دیکھا تو فرمایا، کیا وجہ ہے میں تمہیں مختلف حلقوں میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟ پھر ایک اور مرتبہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم اس طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے، جس طرح بارگاہ الہی میں فرشتے صف بستہ ہوتے ہیں؟ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔“

فرشتے اللہ کے بندوں سے محبت کرتے ہیں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلَائِكَتُهُ يُحَرِّجُكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَ كَانَ يَالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝﴾ (الاحزاب: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہی ہے جو تم پر صلوة بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے، تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ ایمان والوں پر ہمیشہ سے نہایت مہربان ہے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: 968.

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جَبْرِيْلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جَبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جَبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ.))¹

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت رکھو، چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو پکار دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اس لیے تم سب لوگ اس سے محبت رکھو، چنانچہ تمام آسمان والے اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد روئے زمین والے بھی اس کو مقبول سمجھتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو فرشتوں کا پکڑنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنْتَهَ لِنَسْفَعَنَّ بِالنَّاصِيَةِ ۖ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ

خَاطِئَةٍ ۗ﴾ (العلق: 15، 16)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ہرگز نہیں، یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور اسے پیشانی کے بالوں کے ساتھ گھسیٹیں گے۔ پیشانی کے ان بالوں کے ساتھ جو جھوٹے ہیں، خطا کار ہیں۔“

¹ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3209، ورقم: 6040 و 7485، صحیح

مسلم، رقم: 2637.

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَّانٌ عَلَيَّ عُنْفُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذْتَهُ الْمَلَائِكَةُ.))¹

”اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، ابو جہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد (ﷺ) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن پکچل دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے پکڑ لیں گے۔“

معمر کہ بدر میں دشمنان اسلام کے خلاف فرشتوں کی شرکت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ﴾¹²⁴ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُبَدِّدَ كُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ ﴿125﴾ (آل عمران: 123، 124)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اللہ نے بدر میں عین اس وقت تمہاری مدد کی جب تم کمزور تھے۔ پس تم اللہ سے ڈرو تاکہ تمہیں شکر ادا کرنے کی توفیق ہو۔ (اے نبی!) جب آپ مومنوں سے کہہ رہے تھے: کیا تمہارے لیے کافی نہ ہوگا کہ اللہ آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے؟“

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: هَذَا جَبْرِيلُ أَخِيذُ

¹ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4958.

بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ .))^①

”اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی میں ارشاد فرمایا تھا: یہ ہیں جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے اور ہتھیار لگائے ہوئے۔“

فرشتوں کا جمعہ المبارک کے وعظ کو سننا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً نَّاطِقَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفِرُّونَ ۗ ﴾ (الانعام: 61)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے، اور تم پر محافظ (فرشتے) بھیجتا ہے حتیٰ کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسے فوت کرتے ہیں، اور وہ اس میں کوتاہی نہیں کرتے۔“

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَىٰ بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهْجَرِ كَمَثَلِ الَّذِي يَهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي بَقْرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّأَ صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ .))^②

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے جامع مسجد کے دروازے پر آنے والوں کے

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 3995.

② صحیح بخاری، کتاب الجمعة، رقم: 929، صحیح مسلم، رقم: 850.

نام لکھتے ہیں، سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے، اس کے بعد مرغی کا، اس کے بعد انڈے کا لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آ جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے دفاتر بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔“

جنت کا دربان فرشتہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ

سَبِيحٌ بَصِيرٌ﴾ (الحج: 75)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ فرشتوں میں سے کچھ پیغام رساں چن لیتا ہے اور لوگوں میں سے (بھی)، یقیناً اللہ بہت سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔“

حدیث 23

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَى بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتَحُ فَيَقُولُ الْحَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أَمْرٌ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ.))^❶

”اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کے کھول دینے کا مطالبہ کروں گا (یا اس پر دستک دوں گا) تو دربان کہے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ میں محمد ﷺ ہوں۔ اس پر نگران کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ ﷺ کے لیے ہی جنت کا دروازہ کھولوں اور آپ ﷺ سے

❶ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 486.

پہلے کسی اور کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔“

جہنم کا دربان مالک نامی فرشتہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ

عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۖ﴾ (المؤمن: 49)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے نگرانوں سے کہیں گے اپنے رب سے دعا کرو، وہ ہم سے ایک دن کچھ عذاب ہلکا کر دے۔“

حدیث 24

((وَعَنْ سَمْرَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتْيَانِي، قَالَا: الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ، وَأَنَا جَبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ.))¹

”اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے آج رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آگ جلا رہا ہے۔ وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی فرشتہ ہے۔ میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔“

فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز ہیں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَ

قُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا

أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۖ﴾ (التحریم: 6)

¹ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3236.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت دل، بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے اور وہ کرتے ہیں جو حکم دیے جاتے ہیں۔“

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانَ - قَالَ عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانَ يَنْفُذُهُمْ، ذَلِكَ - فَإِذَا ﴿فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ﴾ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: ﴿الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِفُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِفُو السَّمْعِ هَكَذَا، وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ. - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى، نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرَبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيَحْرِقُهُ، وَرَبَّمَا لَمْ يَدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ - وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانٌ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ، فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُصَدِّقُ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا؟ فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا - لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ. -)) ❶

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4701.

جب اللہ تعالیٰ آسماں میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو ملائکہ عاجزی سے اپنے پر مارنے لگتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی صاف چکنے پتھر پر زنجیر کے (مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور علی بن عبداللہ المدینی نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صفوان کے بعد یَنْفُدُهُمْ ذَالِكَ (جس سے ان پر دہشت طاری ہوتی ہے) کے الفاظ کہے ہیں۔ پھر اللہ پاک اپنا حکم فرشتوں تک پہنچا دیتا ہے، جب ان کے دلوں پر سے ڈر جاتا رہتا ہے تو دوسرے دور والے فرشتے نزدیک والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں پروردگار نے کیا حکم صادر فرمایا۔ نزدیک والے فرشتے کہتے ہیں۔ بجا ارشاد فرمایا، اور وہ اونچا ہے بڑا۔ فرشتوں کی یہ باتیں چوری سے بات اڑانے والے شیطان پالیتے ہیں۔ یہ بات اڑانے والے شیطان اوپر تلے رہتے ہیں (ایک پر ایک) سفیان نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھول کر ایک پر ایک کر کے بتلایا کہ اس طرح شیطان اوپر تلے رہ کر وہاں جاتے ہیں۔ پھر کبھی ایسا ہوتا ہے۔ فرشتے خبر پا کر آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں وہ بات سننے والے کو اس سے پہلے جلا ڈالتا ہے کہ وہ اپنے پیچھے والے کو وہ بات پہنچا دے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ شعلہ اس تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے نیچے والے شیطان کو وہ بات پہنچا دیتا ہے، وہ اس سے نیچے والے کو اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین تک آ پہنچتی ہے (کبھی سفیان نے یوں کہا) پھر وہ بات نجومی کے منہ پر ڈالی جاتی ہے۔ وہ ایک بات میں سو باتیں جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ کوئی کوئی بات اس کی سچ نکلتی ہے تو لوگ کہنے لگتے ہیں دیکھو اس نجومی نے فلاں دن ہم کو یہ خبر دی تھی کہ آئندہ ایسا ایسا ہوگا اور ویسا ہی ہوا۔ اس کی بات سچ نکلی۔ یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے چرائی گئی تھی۔“

روز قیامت فرشتے جہنم کو لگا میں ڈال کر لائیں گے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۗ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۖ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيَقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزِدَّ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۗ وَلَيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ۗ كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۗ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٥١﴾ (المدثر: 30، 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اس پر انیس (مقرر) ہیں۔ اور ہم نے جہنم کے محافظ فرشتوں کے سوا نہیں بنائے اور ان کی تعداد ان لوگوں کی آزمائش ہی کے لیے بنائی ہے جنہوں نے کفر کیا، تاکہ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے، اچھی طرح یقین کر لیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں زیادہ ہو جائیں اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے اور ایمان والے شک نہ کریں اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جو کفر کرنے والے ہیں کہیں اللہ نے اس کے ساتھ مثال دینے سے کیا ارادہ کیا ہے؟ اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ باتیں بشر کی نصیحت ہی کے لیے ہیں۔“

حدیث 26

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ يَجْرُؤُهَا.))^①

① صحیح مسلم، کتاب الجنة ونعيمها، رقم: 2842.

”اور حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کو لایا جائے گا، اس دن، اس کی ستر (۷۰) لگائیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار فرشتے ہوں گے، جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔“

اللہ عزوجل کے عرش کو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ط وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَّةٌ ط﴾ (الحاقة: 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تیرے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔“

حدیث 27

((وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ، فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا فَقَالَ: مَا تُسْمُونَ هَذِهِ؟ قَالُوا: السَّحَابُ، قَالَ: وَالْمُزْنُ؟ قَالُوا: وَالْمُزْنُ، قَالَ: وَالْعَنَانُ؟ قَالُوا وَالْعَنَانُ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ أَتَقَنَّ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي، قَالَ: إِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةً، أَوْ اثْنَتَانِ، أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ، حَتَّىٰ عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ، إِلَىٰ سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَّةٌ، أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكْبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَىٰ سَمَاءٍ، ثُمَّ عَلَىٰ ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ

سَمَاءٌ، إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ .)) ❶

”اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بطحاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے ایک بادل کو گزرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: ”سحاب“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور اسے ”مزن“ بھی کہتے ہیں؟ کہا ہاں! فرمایا: ”عنان“ بھی؟ عرض کیا ہاں۔ پوچھا جانتے ہو، آسمان وزمین میں کس قدر فاصلہ ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں، فرمایا: اکہتر یا تہتر سال کا راستہ۔ پھر اس کے اوپر کا آسمان بھی پہلے آسمان سے اتنے ہی فاصلے پر، اسی طرح ساتوں آسمان۔ ساتویں آسمان پر ایک سمندر ہے جس کی اتنی ہی گہرائی ہے۔ پھر اس پر آٹھ فرشتے پہاڑی بکروں کی صورت کے ہیں جن کے کھر سے گھٹنے کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے۔ ان کی پشت پر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جس کی اونچائی بھی اسی قدر ہے۔ پھر اس کے اوپر الہی تبارک و تعالیٰ ہے۔“

❶ فرشتے نیک بندوں کے لیے خیر و بھلائی کی دعا کرتے ہیں

حدیث 28

((وَعَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَاتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ! قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ: دَعْوَةٌ

❶ سنن أبوداؤد، کتاب السنۃ، رقم: 4723، سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم:

3320، سنن ابن ماجہ، المقدمۃ، رقم: 193.

الْمَرَّةِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بَطْهَرِ الْعَيْبِ مُسْتَجَابَةً، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ (۱۰) ﴿۱﴾

”اور صفوان یعنی عبد اللہ بن صفوان کے بیٹے، درداء جن کی بیوی تھی، کہتے ہیں، میں شام (اپنے سرال) آیا، چنانچہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گیا، وہ نہ ملے اور مجھے ام درداء رضی اللہ عنہا مل گئیں، انہوں نے پوچھا، اس سال تمہارا حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں، انہوں نے کہا، ہمارے لیے بھی اللہ سے خیر مانگنا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے: انسان کی اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا قبول ہوتی ہے، اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر مانگتا ہے، اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے، آمین اور تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو۔“

فرشتے کا ناقوس منہ میں لے کر انتظار کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَنُفِّخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِّخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ﴿۱۰﴾﴾

(الزمر: 68)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہوں گے، مر کر گر جائیں گے مگر جسے اللہ نے چاہا، پھر اس میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔“

حدیث 29

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ

۱ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2733، سنن ابن ماجہ، رقم: 2430.

أَنَعَمْ وَقَدْ التَّمَّ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَأَصَغَى
سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤَمَّرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخَ .)) ❶

”اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے بے پروا ہو سکتا ہوں جب کہ صور والے فرشتے نے ناد اپنے منہ میں لیا ہوا ہے اور اپنی پیشانی کو جھکایا ہوا ہے اور وہ اپنا کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے (اس میں پھونکنے کا) حکم ملے اور وہ اس میں پھونک دیں۔“

جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ جِبْرِيلَ أتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ
أَشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ، بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ،
وَاللَّهُ يَشْفِيكَ .)) ❷

”اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آئے اور کہنے لگے: اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! تو انہوں نے یہ دم کیا: اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد

❶ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم: 4243، سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: 1078،
1079.

❷ سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: 894، سنن ابن ماجہ، رقم: 3523۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

کی نظر بد سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا کرے، اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔“

﴿ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے ﴾

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَيَّ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ (البقرة: 97)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہہ دیجیے جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو بے شک اس نے اسے تیرے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور خوش خبری ہے۔“

حدیث 31

((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.))¹

”اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ خیرات کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھی اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد ہی نہیں تھی کیونکہ رمضان کے مہینوں میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے آ کر ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا وہ ان راتوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے

1 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: 4997.

ملنے تو اس زمانہ میں نبی کریم ﷺ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سختی ہو جاتے تھے۔“

حدیث 32

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَأَعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ.))¹

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے لیکن جس سال نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی اس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ درہ کیا۔ نبی کریم ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔“

حدیث 33

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَاتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيُّ، قَالَ: مَا أَوْلُّ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوْلُّ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَحْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَبَرَنِي بِهِنَّ أَنَا جَبْرِيلُ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا أَوْلُّ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ

¹ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: 4998.

إِلَى الْمَغْرِبِ ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيَزِيدُهُ كَيْدَ حُوتٍ ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَأْوُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ ، وَإِذَا سَبَقَ مَأْوَهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا . قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَهْتٌ ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بِهَتُونِي عِنْدَكَ ، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ . قَالُوا: أَعَلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا وَأَخِيرْنَا وَابْنُ أَخِيرِنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ . فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا: شَرْنَا وَابْنُ شَرِّنَا . وَوَقَعُوا فِيهِ . ﴿١﴾

”اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو جب رسول کریم ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کی خبر ملی تو وہ آپ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا۔ جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی سب سے پہلی علامت کیا ہے؟ وہ کون سا کھانا ہے جو سب سے پہلے جنتیوں کو کھانے کے لیے دیا جائے گا؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کی جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے آ کر اس کی خبر دی ہے۔ اس پر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ملائکہ میں تو یہی یہودیوں کے دشمن ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی جو لوگوں کو مشرق

① صحیح بخاری ، کتاب أحادیث الانبياء ، رقم : 3329 .

سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی، سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی دعوت کے لیے پیش کیا جائے گا، وہ مچھلی کی کلجی پر جو ٹکڑا لٹکا رہتا ہے وہ ہوگا اور بچے کی مشابہت کا جہاں تک تعلق ہے تو جب مرد عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی پہل کر جاتی ہے تو بچہ اس کی شکل و صورت پر ہوتا ہے۔ اگر عورت کی منی پہل کر جائے تو پھر بچہ عورت کی شکل و صورت پر ہوتا ہے۔ (یہ سن کر) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض کیا، یا رسول اللہ! یہود انہما کی جھوٹی قوم ہے۔ اگر آپ کے دریافت کرنے سے پہلے میرے اسلام قبول کرنے کے بارے میں انہیں علم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی تہمتیں دھرنی شروع کر دیں گے۔ چنانچہ کچھ یہودی آئے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چھپ کر بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم لوگوں میں عبد اللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ سارے یہودی کہنے لگے وہ ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے صاحب زادے ہیں۔ ہم میں سب سے زیادہ بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے صاحب زادے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر عبد اللہ مسلمان ہو جائیں تو پھر تمہارا کیا خیال ہوگا؟ انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے۔ اتنے میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اب وہ سب ان کے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین اور سب سے بدترین کا بیٹا ہے، وہ ان کی برائی کرنے لگے۔“

دنیا میں دن رات مسلسل فرشتوں کی آمد و رفت

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَابُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ- وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ- كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.))¹

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں (ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں کا) اجتماع ہوتا ہے۔ پھر تمہارے پاس رہنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔“

حضرت جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کرنا

حدیث 35

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ: أَنَّهَا قَالَتْ

¹ صحیح بخاری، کتاب مواقیح الصلاة، رقم: 555، صحیح مسلم، رقم: 636.

لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقَيْتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقَيْتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقَيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِيَالِيلَ بْنِ عَبْدِكَلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَاَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي، فَنظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ فَنادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ: ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ، إِنَّ شِئْتَ أَنْ أُطَبِّقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. ①

”اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، کیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گذرا ہے؟ آپ ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا۔ یہ وہ موقع تھا جب میں نے (طائف کے سردار) کنانہ ابن عبدیالیل بن عبدکلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے (اسلام کو قبول نہیں کیا اور) میری دعوت کو رد کر دیا۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا، تب مجھ کو کچھ ہوش آیا، میں نے اپنا

① صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3231، صحیح مسلم، رقم: 1795.

سراٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ کئے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس میں موجود ہیں، انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا اور جو انہوں نے رد کیا ہے وہ بھی سن چکا۔ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد ﷺ! پھر انہوں نے بھی وہی بات کہی، آپ جو چاہیں (اس کا مجھے حکم فرمائیں) اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں (جن سے وہ چکننا چور ہو جائیں) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔“

جبریل علیہ السلام کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین سکھانا

حدیث 36

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَلُونِي فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ. قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟

قَالَ: أَنْ تَخْشَى اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تُكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأَحْدِثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا رَأَيْتِ الْمَرْأَةَ تَلْدُرَبَهَا، فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتِ الْحَفْلَةَ الْعُرَاةَ الصَّمَّ الْبُكْمَ مَلُوكَ الْأَرْضِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتِ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ. ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ إِلَى الْآخِرِ السُّورَةِ (لقمان: 34) قَالَ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رُدُّوهُ عَلَيَّ فَالْتِمِسْ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا جَبْرِيْلُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا، إِذَا لَمْ تَسْأَلُوا. ((1))

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے (دین کے بارے میں) پوچھ لو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے اتنے مرعوب ہوئے کہ سوال نہ کر سکے، تب ایک آدمی آیا اور آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں کے قریب بیٹھ گیا، پھر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (پھر) پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم

1 صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 99.

اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، (قیامت کے روز) اس سے ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لاؤ اور ہر (امر کی) تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا: (پھر) کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، پھر اگر تم اسے دیکھ نہیں رہے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: آپ نے صحیح ارشاد فرمایا: (پھر) پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے جواب دیا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ میں تمہیں اس کی علامات بتائے دیتا ہوں: جب دیکھو کہ عورت اپنے آقا کو جنم دیتی ہے تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے اور جب دیکھو کہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے، گونگے اور بہرے زمین کے بادشاہ ہیں تو یہ اس کی علامات میں سے ہے اور جب دیکھو کہ بھیڑ بکریوں کے چرواہے اونچی سے اونچی عمارت بنانے میں باہم مقابلہ کر رہے ہیں تو یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے۔ یہ (قیامت کا وقوع) غیب کی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ارحام (ماؤں کے پیٹوں) میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ آنے والے کل میں کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ (کہاں) کس زمین میں فوت ہو گا.....“ سورت کے آخر تک۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ آدمی کھڑا ہو گیا (اور چلا گیا) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس واپس لاؤ۔ اسے تلاش کیا گیا تو وہ انہیں (صحابہ کرام کو) نہ ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل تھے، انہوں نے چاہا

کہ تم نہیں پوچھ رہے تو تم (دین) سیکھ لو (انہوں نے آ کر تمہاری طرف سے سوال کیا۔)“

﴿قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے﴾

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَنْ يُسْتَنْكَفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ط وَ مَنْ يُسْتَنْكَفُ عَنْ عِبَادَتِهِ وَ يَسْتَكْبِرُ فَيَسْحَرُهُمُ إِلَيْهِ جَبِيحًا ﴿١٧٢﴾﴾ (النساء: 172)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”مسح (عیسیٰ ابن مریم) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی عار نہیں اور نہ مقرب فرشتوں کو عار ہے، اور جو کوئی اللہ کی عبادت کو عار خیال کرے اور تکبر کرے، تو اللہ جلد ان سب کو اپنی طرف جمع کرے گا۔“

حدیث 37

((وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ، فَحَقَّقَ فِيهِ وَرَفَعَ، حَتَّى ظَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ، فَلَمَّا رَحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَالَ عَدَاةً فَحَقَّقْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ، حَتَّى ظَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ، فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجُ، وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيحُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَأَمْرٌ حَجِيحُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابُّ قَطَطٍ، عَيْنُهُ طَائِفَةٌ، كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنِ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ

يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ! فَابْتُؤُوا. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمَ كَسَنَتْ، وَيَوْمَ كَشَهَرٍ، وَيَوْمَ كَجَمَعَةٍ، وَسَاثِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَتْ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فْتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فْتَنْبِتُ، فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتَهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمَحْلِينَ، لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ، فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كِعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُّثْمَلًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةِ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ، يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقَى دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَأَضْعَا كَفِيهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَاطَا رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جَمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيَحْدِثُهُمْ

بَدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عَبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرَّرْتُ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فِيمرُ أَوْلِيَهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبْرِيَّةَ، فَيَسْرُبُونَ مَا فِيهَا وَيَمْرُؤُهَا خِرَاهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهِدْمٌ، مَرَّةً مَاءً، وَيُحْضِرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ، فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْغَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُضْبِحُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِئِي ثَمَرَتِكَ، وَرُدِّي بَرَكَتِكَ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارِكُ فِي الرَّسْلِ، حَتَّى أَنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِتَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفِخْدَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاتِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَقْبِضُ

شَرَّارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارَجَ الْحُمْرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ
السَّاعَةُ. ((1

”اور حضرت نواس بن سماعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور اس کے معاملہ کو حقیر اور بڑا بیان کیا، حتیٰ کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا، چنانچہ ہم شام کو آپ کے پاس گئے، آپ نے ہمارے تاثر کو یا خیال کو بھانپ لیا تو ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ نے صبح دجال کا تذکرہ فرمایا اور آپ نے اس کے بارے میں کبھی پست آواز میں گفتگو کی اور کبھی بلند آواز میں، یا اس کو کبھی گھٹا دیا اور کبھی بڑھایا، (یعنی اس کے فتنہ کی کبھی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا قرار دیا) حتیٰ کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں موجود خیال کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: دجال سے زیادہ تمہارے بارے میں مجھے اور چیز کا اندیشہ ہے، اگر وہ میری تمہارے اندر موجودگی میں نکلا تو میں تم سے پہلے اس کا مقابلہ کروں گا، (اس پر دلیل سے غالب آؤں گا) اور اگر وہ میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہرا نسان اپنی طرف سے مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ نگہبان ہے، یا میری طرف سے محافظ ہے، وہ نوجوان گھنگھریالے بالوں والا ہوگا، اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہے، گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے، بلاشبہ وہ شام اور عراق کے درمیان راستہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں

1 صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم: 7373، مسند احمد: 248/4، سنن ابو داؤد، رقم: 4321، سنن ترمذی، رقم: 2240، سنن ابن ماجہ، رقم: 4126، مستدرک حاکم: 537/4.

فساد مچائے گا، اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال بھر کا ہوگا، اور ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ بھر کا اور باقی دن عام دنوں کی طرح، ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! تو وہ دن جو سال بھر کے برابر ہوگا تو کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نمازیں کفایت کر جائیں گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، تم دن کا اندازہ کر لینا۔ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! زمین میں اس کی تیز رفتاری کتنی ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس بارش کی طرح جس کو ہوا دکھیل رہی ہو، چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آ کر، انہیں دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی باتوں کو مان لیں گے، چنانچہ وہ بادلوں کو حکم دے گا، وہ بارش برسائیں گے، زمین اس کے حکم سے اگائے گی، شام کو ان کو چرنے والے مویشی آئیں گے تو ان کی کہانیں پہلے سے لمبی ہوں گے اور تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی باتوں کی تردید کریں گے تو وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ صبح قحط کا شکار ہو چکے ہوں گے، ان کے اموال میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں ہوگا اور وہ ایک بنجر علاقہ سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکال دے تو اس کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے، جیسا کہ شہد کی کھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ ایک بھر پور جوانی والے آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا، جن کے درمیان قبر کے نشانہ کے بقدر فاصلہ ہوگا، پھر وہ اس کو بلائے گا، وہ دکتے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا بڑھے گا، وہ انہیں حالات میں ہوگا کہ اللہ مسیح ابن مریم ﷺ کو بھیج دے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس دو زرد چادروں میں، دو فرشتوں کے

پروں پر، اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھے ہوئے اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکا سکیں گے تو پسینہ بہے گا اور جب وہ اسے ٹھائیں گے تو اس سے موتی جیسے دانوں کی صورت میں قطرے گریں گے تو جو کافر بھی حضرت عیسیٰ کے سانس کی خوشبو پائے گا، وہ زندہ نہیں رہ سکے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی تو حضرت عیسیٰ، دجال کو تلاش کریں گے، حتیٰ کہ مقام لد کے دروازہ پر اس کو جالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ ﷺ کے پاس ایک قوم آئے گی، جسے اللہ نے دجال سے بچا لیا ہوگا، (وہ اسے متاثر نہیں ہوں گے) تو حضرت عیسیٰ ﷺ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات بتائیں گے، انہیں حالات میں اللہ حضرت عیسیٰ ﷺ کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکال دیئے ہیں، کسی کو ان سے جنگ کرنے کا یارا نہیں ہے، لہذا میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے جائیے اور اللہ یا جوج ماجوج کو بھیج دے گا اور وہ ہر ٹیلہ سے دوڑ رہے ہوں گے، چنانچہ ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور وہ اس کا سارا پانی پی جائے گا اور ان کا دوسرا گروہ آئے گا، کبھی ادھر پانی رہا ہے، اللہ کے نبی عیسیٰ ﷺ اور ان کے ساتھی، محصور ہو جائیں گے، (جبل طور میں بند ہو جائیں گے) حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے نیل کا سر، آج تمہارے کسی ایک کے نزدیک سو دینار، سے بہتر ہوگا، چنانچہ اللہ کے نبی عیسیٰ ﷺ اور ان کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوں گے، (دعا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے ڈال دے گا تو وہ ایک شخص کی طرح فوراً مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ ﷺ اور ان کے ساتھی (طور سے) زمین پر اتر آئیں گے تو انہیں زمین میں ایک بالشت ٹکڑا بھی ایسا نہیں لے گا، جو ان کی چکنائی اور بدبو سے بھرا نہ ہو، چنانچہ اللہ کے نبی عیسیٰ

اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوں گے، (دعا کریں گے) چنانچہ اللہ تعالیٰ سختی اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیجے گا، جو انہیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا، انہیں پھینک دے گا، پھر اللہ ایسی بارش بھیجے گا، جس سے کوئی مٹی یا بالوں کا گھر نہیں بچائے گا، بارش زمین کو دھو دے گی، حتیٰ کہ وہ اسے شیشہ کی طرح صاف شفاف بنا کر چھوڑے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنی پیداوار اگا اور اپنی برکت لوٹا تو ان دنوں ایک انار جماعت کو سیر کرے گا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی اور دودھ میں برکت ڈالی جائے گی، حتیٰ کہ انہیں دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی بکری لوگوں کے ایک کنبہ کے لیے کافی ہوگی، انہیں حالات میں اچانک اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو لوگوں کی بغلوں کو چھوئے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم ان کی جان قبض کر لے گی اور بدترین لوگ رہ جائیں گے، جو گدھوں کی طرح کھلم کھلا تعلقات قائم کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔“

انسان کی جان لینے والا فرشتہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ لِي رِكْبَكُمْ تَرْجَعُونَ﴾ (السجدة: 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہہ دیجیے تمہیں موت کا فرشتہ قبض کرے گا، جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، پھر تم اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔“

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَيَّ مُوسَى

عَلَيْهِمَا السَّلَامَ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكُّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي
إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى
مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: أَى رَبِّ ، ثُمَّ
مَاذَا قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَأَلَانَ قَالَ: فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنْ
الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَّةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ
الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ . ﴿١﴾

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت کو بھیجا، جب ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں چائنا مارا (کیونکہ وہ انسان کی صورت میں آیا تھا) ملک الموت، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں واپس ہوئے اور عرض کیا کہ تو نے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجا جو موت کے لیے تیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی نیل کی پیٹھ پر رکھیں، ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آجائیں ان میں سے ہر بال کے بدلے ایک سال کی عمر انہیں دی جائے گی (ملک الموت دوبارہ آئے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا) حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے اے رب! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ پھر ابھی کیوں نہ آجائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بیت المقدس سے مجھے اتنا قریب کر دیا جائے کہ (جہاں ان کی قبر ہو وہاں

1 صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبياء، رقم: 3407.

سے) اگر کوئی پتھر پھینکنے والا پتھر پھینکے تو وہ بیت المقدس تک پہنچ سکے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو بیت المقدس میں، میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا جو راستے کے کنارے پر ہے، ریت کے سرخ ٹیلے سے نیچے۔“

قبر میں مومن آدمی اور بد آدمی سے فرشتوں کے سوالات

حدیث 39

((وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، وَكَانَ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ، وَفِي يَدِهِ عُوذٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعِ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالِ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وَجُوهُمْ السَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتَهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ أُخْرِجِي إِلَى مَغْفَرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ، قَالَ: فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السَّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأُطَيْبٍ نَفْحَةٍ

مُسْكٍ ، وَوَجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ، قَالَ : فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَا مِنْ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا : مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ ؟ فَيَقُولُونَ : فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يَسْمُونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَمْتِحُونَ لَهُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ، فَيَشِيعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتَهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى ، قَالَ : فَبَعَادُ رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ فَإِنَّهُ مَلَكَانٌ فَيُجْلِسَانِهِ ، فَيَقُولُونَ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ ، فَيَقُولُونَ لَهُ : مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ : دِينِي الْإِسْلَامُ ، فَيَقُولُونَ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ فَيَقُولُ : هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَيَقُولُونَ لَهُ : وَمَا عِلْمُكَ ؟ فَيَقُولُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ ، فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ ، فَيَنَادِي مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ أَنَّ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَالْبَسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَإِنَّهُ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ ، حَسَنُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرَّيْحِ ، فَيَقُولُ : أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ ، فَوَجْهَكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ ، فَيَقُولُ : أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ ، فَيَقُولُ : رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي ، وَقَالَ : وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ ، إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ

مَعَهُمُ الْمُسْوَحُ ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: أَيَّتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ! أَخْرَجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَغَضَبٍ ، قَالَ: فَتَفَرَّقَ فِي جَسَدِهِ ، فَيَتَنَزَّعُهَا كَمَا يَتَنَزَّعُ السَّقُودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا ، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تَلْكَ الْمُسْوَحِ ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنَّ رِيحًا وَجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا ، فَلَا يَمْرُونَ بِهَا عَلَى مَلَأَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمِّي بِهَا فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ ، فَلَا يَفْتَحُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَهْلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سَجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى فَتَطْرَحُ رُوحُهُ طَرَحًا ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾ فَتَعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانُ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ ، لَا أَدْرِي ، فَيَقُولَانِ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي ، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِسُوا لَهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا

وَسُمُومَهَا، وَيُضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرَهُ حَتَّى يَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ،
وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَبْحُ الْوَجْهِ، فَيَبْحُ الشَّيَابِ، مُتْنِ الرِّيحِ، فَيَقُولُ:
أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ، هَذَا يَوْمَكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ:
مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهَكَ الْوَجْهَ يَجِيءُ بِالشَّرِّ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلَكَ
الْحَيِّثُ، فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ.)) ﴿١﴾

”اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے، جب قبر پر پہنچے تو دیکھا کہ ابھی تک قبر تیار نہیں ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، ہم بھی آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے، ایسے لگتا تھا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں لکڑی کی چھڑی تھی، اس کے ساتھ آپ ﷺ زمین کو کریدنے لگ گئے، آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور دو تین بار ارشاد فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی جب اس دنیا کے آخری اور آخرت کے پہلے مراحل میں ہوتا ہے تو آسمان سے سورج کی طرح کے انتہائی سفید چہروں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور خوشبو ہوتی ہے، وہ آکر اس آدمی کی آنکھوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، اتنے میں موت کا فرشتہ آکر اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے پاکیزہ روح! اللہ کی بخشش اور رضامندی کی طرف نکل۔ اس کی روح آرام سے بہتی ہوئی یوں نکل آتی ہے، جیسے مٹکینرے سے پانی کا قطرہ نکل آتا ہے۔ جنت کے فرشتے اس روح کو موت کے فرشتے کے ہاتھوں میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ فوراً اسے وصول کر کے جنت والے کفن اور خوشبو میں لپیٹ دیتے ہیں،

﴿١﴾ مسند أحمد، رقم: 18733۔ شیخ شیب نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

اس سے روئے زمین پر کستوری کی عمدہ ترین خوشبو جیسی مہک آتی ہے، فرشتے اسے لے کر اوپر جاتے ہیں اور وہ فرشتوں کی جس جماعت اور گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں: یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ اسے دنیا میں جن بہترین ناموں سے پکارا جاتا تھا، وہ فرشتے ان میں سے سب سے عمدہ نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، یہاں تک کہ وہ اسے پہلے آسمان تک لے جاتے ہیں اور اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں، ان کے کہنے پر دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس روح کو اوپر والے آسمان تک چھوڑ کر آتے ہیں، اس طرح اسے ساتویں آسمان تک لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے (نامہ اعمال والی) کتاب ”عَلَّیْنِ“ میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف واپس لے جاؤ، کیونکہ میں نے اس کو اسی سے پیدا کیا ہے، اس لیے میں اس کو اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر اس کو دوسری مرتبہ اسی سے نکالوں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ جو آدمی تمہارے اندر مبعوث کیا گیا تھا، وہ کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں: یہ باتیں تمہیں کیسے معلوم ہوئیں؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور میں نے اس کی تصدیق کی، اس کے بعد آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے، اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو، اور اس کے لیے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اس

کی طرف جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آنے لگتی ہیں اور تاحدِ نگاہ اس کے لیے قبر کو فراخ کر دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے پاس ایک انتہائی حسین و جمیل، خوش پوش اور عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے: تمہیں ہر اس چیز کی بشارت ہو جو تمہیں اچھی لگے، یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ تھا۔ وہ قبر والا پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ لگتا ہے، جو خیر کے ساتھ آتا ہے۔ وہ جواباً کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں۔ وہ کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹ سکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر آدمی جب اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے آتے ہیں، ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں، وہ آکر اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، اتنے میں موت کا فرشتہ آکر اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے خبیث روح! اللہ کے غصے اور ناراضگی کی طرف نکل آ، وہ اس کے جسم میں بکھر جاتی ہے۔ پھر فرشتہ اسے یوں کھینچتا ہے جیسے کانٹے دار سلاخ کو گیلی اُون میں سے کھینچ کر نکالا جاتا ہے۔ جب فرشتہ اسے نکال لیتا ہے تو دوسرے فرشتے اس روح کو اس کے ہاتھ میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ اسے فوراً ٹاٹوں میں لپیٹ لیتے ہیں، روئے زمین پر پائے جانے والی سب سے گندی بدبو اس سے آتی ہے، فرشتے اسے لے کر اوپر کو جاتے ہیں۔ وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں: یہ خبیث روح کس کی ہے؟ اس آدمی کو دنیا میں جن برے ناموں سے پکارا جاتا تھا، وہ ان میں سے سب سے برا اور گندا نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، یہاں تک کہ فرشتے اسے پہلے آسمان تک لے جاتے ہیں اور دروازہ کھلوانے کا کہتے ہیں،

لیکن اس کے لیے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جاتا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ (الاعراف: 40) یعنی: ”اوپر جانے کی خاطر ان کی رحوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اس وقت تک نہ جا سکیں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے نکلے سے نہ گزر جائے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کے (نامہ اعمال) کی کتاب زمین کی زیریں تہ ”سَبَجِينَ“ میں لکھ دو۔ پھر اس کی روح کو زمین کی طرف پھینک دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا حَرَّمَ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَجِينٍ﴾ (السج: 31) یعنی: ”اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے، وہ گویا آسمان سے گر پڑا اور اسے پرندوں نے اچک لیا یا ہوا سے اڑا کر دور دراز لے گئی۔“ اس کے بعد اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں تو نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں تو نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں: یہ جو آدمی تمہارے اندر مبعوث کیا گیا تھا، وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے جہنم کا بستر بچھا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، پس وہاں سے اس کی طرف جہنم کی حرارت اور بدبو آنے لگتی ہے۔ اس کی قبر اس پر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ ایک انتہائی بد شکل، بد صورت، گندے لباس والا بدبودار آدمی اس کے پاس آ کر کہتا

ہے: تجھے ہر اس چیز کی بشارت ہو جو تجھے بری لگتی ہے، یہ وہی دن ہے کہ جس کا تجھ سے وعدہ کا جاتا تھا۔ وہ پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو شر کے ساتھ آتا ہے؟ وہ کہتا ہے: میں تیرا برائے ہوں۔ وہ قبر والا کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔“

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا فُبرِ الْمَيِّتُ أَنَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرْقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَاللَّاخِرُ: النَّكِيرُ. فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يُسْحَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ، ثُمَّ يَنْوَرُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ، نَمْ. فَيَقُولُ: أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرْهُمْ. فَيَقُولَانِ: نَمْ كَنُومَةِ الْعُرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، فَيَقَالُ لِلْأَرْضِ: التَّيْمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَمِعُ عَلَيْهِ، فَتَحْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَدَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ)) ①

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

① سنن ترمذی، کتاب الجنائز، رقم: 1071، المشكاة، رقم: 130۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ قرار دیا ہے۔

جب کسی مردے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دوسیاہ رنگ کے فرشتے آتے ہیں، ان کی آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ اس سے دریافت کریں گے، اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ وہ جواب میں کہے گا، وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس پر وہ کہیں گے، ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی اقرار کرے گا۔ بعد ازاں اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ کر دی جاتی ہے۔ پھر اس کی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے تم جو خواب ہو جاؤ۔ وہ کہے گا، مجھے اپنے گھر واپس جانے دیں تاکہ میں انہیں (یہ حالات) بتا سکوں۔ وہ کہیں گے، تم دلہن کی مانند جو استراحت ہو جاؤ جس کو اس کے گھر والوں میں سے صرف وہی فرد بیدار کر سکتا ہے جو اس کے ہاں سب سے زیادہ پیارا ہے (مقصود اس کا خاوند ہے) یہاں تک کہ اللہ اس کو اس کے آرام کی جگہ سے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق ہوگا تو کہے گا، میں نے لوگوں سے جو باتیں سنیں اسی طرح کی باتیں میں نے کہیں، مجھے کچھ علم نہیں۔ دونوں فرشتے اسے کہیں گے، ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا۔ چنانچہ قبر کو حکم دیا جائے گا کہ اس پر سکڑ جا، تو قبر اس پر سکڑ جائے گی، جس سے اس کی پسلیاں (اصل حالت سے) زائل ہو جائیں گی۔ چنانچہ وہ ہمیشہ عذاب قبر میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اٹھائے گا۔“

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ



مراجع ومصدا

- 1: قرآن حكيم .
- 2: الجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح البارى ، المكتبة السلفية ، دار الفكر ، بيروت .
- 3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الحلبي ، القاهرة ، 1398هـ .
- 4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستاني (ت 275هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .
- 5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي ، مطبعة الحلبي ، القاهرة .
- 6: المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، 1398هـ .
- 7: السنن لأبى عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي (ت 303هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .
- 8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .
- 9: صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .
- 10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي ، دار إحياء التراث ، بيروت .
- 11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1402هـ .
- 12: مشكوة المصابيح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .

